کی روح ہیں کمیشن نے جس محنت، تلاش اور حزم واحتیاط سے یہ کام انجام دیا ہے، اس پر یہ سارے ملک کی طرف سے دلی مبارکباد کا مستحق ہے۔ اس کی یہ سفارشات کن تفصیلی دلائل پر مبنی ہیں اور کتاب وسنت سے کیونکر ان کی تائید ہوتی ہے، ان سے متعلق اگلی اشاعت میں مستقل سلسلہ مضامین کا انتظار فرمائیے۔

آہ مولانا مناظر احسن۔ یہ خبر پاک وہند کے علمی حلقوں میں نہایت افسوس کے ساتھ سنی گئی۔ کہ مولانا مناظر احسن صاحب چل بسے۔ مرحوم اُن معدودے چند علماء میں تھے جو اپنے نقطہ نظر سے علوم کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ان میں ایک متعین رائے اور مقام کے حامل ہوتے ہیں۔ یوں تو ان کی تحریروں سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ ان میں کس درجہ ذہانت، حفظ اور جامعیت تھی۔ تاہم تاریخ اسلام سے ان کو بہت لگاؤ تھا۔ اور اس میں بھی ایسے نوادر اور مقامات پر ان کی نظریں خصوصیت سے پڑتی تھیں کہ جن سے اسلامی تہذیب وثقافت پر روشنی پڑ سکے ان کے ارشد تلامذہ نے فقہ اسلامی کو نئے قالب میں ڈھالنے کے سلسلہ میں قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ لکھنے کا انداز ان کا اپنا تھا جس میں خطابت کی رنگینیاں، جوش کی فراوانیاں اور تحقیق وتفحص کے عمدہ نمونے ساتھ ساتھ چلتے تھے۔ اکثر ایسا ہوتا، کہ کسی ایک موضوع پر قلم اُٹھاتے اور اس کے متعلقات کی چھان پھٹک میں دور دراز تک کے گوشوں کی خبر لے آتے۔ ان کی طبیعت کی روانی اور معلومات کا بہاؤ موضوع وعنوان کی حدبندیوں کا قائل نہیں تھا جب لکھتے، پھیلا کے لکھتے اور ایسی تفصیلات ونتائج پیدا کرتے کہ اس پر بے اختیار داد دینے کو جی چاہتا۔ تعلیم وتربیت کی منزلیں اگرچہ قدیم طریق پر طے ہوئی تھیں تاہم جدید انداز نگارش سے اچھی طرح واقف تھے اور اس حقیقت سے خوب آگاہ تھے، کہ نئے تعلیم یافتہ حضرات کی نفسیات کیا ہیں۔ اس لئے لکھتے وقت ان لوگوں کی ذہنی مجبوریوں کا حتی المقدور خیال رکھتے۔ دیوبند سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ لیکن عقائد وتصورات پر حکیم ابوالبرکات کا اثر زیادہ نمایاں تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت کرے، اور ان کے متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔